# خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 26 دسمبر 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے آپ ﷺ کی اللہ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ سے محبت کی مثالیں پیش فرمائیں۔

فرمایا آنحضور ﷺ کے دل میں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی محبت کا درد تھا اور دوسری طرف اس کی مخلوق کی محبت اور ان کا درد تھا۔ اور اس بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ ضحیٰ میں **ووجدك ضالا فهدى** میں اشارہ فرمایا ہے۔ جس کا ایک مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی قوم کی فکر میں سرگرداں دیکھا تو ان کی اصلاح کا طریقہ تجھے بتادیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حوالے سے اس کے یہ معانی بنیں گے کہ ہم نے تجھے اپنی محبت میں سرشار دیکھا تو ہم نے تجھے وہ راستہ بتادیا جس پر چل کر تو ہمارے پاس پہنچ گیا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

**قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ**

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (آل عمران: ۳۲)

فرمایا پس آنحضور ﷺ کے اسوہ سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت کے طریق سیکھنے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لیے یہ دعا کیا کرتے تھے۔

**اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اللهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ**

اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں، اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں، جو تجھ سے محبت کرتا ہے، اور اس عمل کا بھی سوال کرتا ہوں، جو تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ اپنی محبت کو میرے لئے میری جان، میرے اہل خانہ اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنادے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ وہ دعا ہے جو ہر اس شخص کو کرنی چاہیے جو آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور اللہ کی محبت چاہتا ہے۔

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح - نازل ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر آپ اس میں یہ کہا کرتے تھے۔ سبحانك ربنا وبحمدك اللھم اغفر لی کہ پاک ہے تو اے ہمارے رب اپنی حمد کے ساتھ اے اللہ تو مجھے بخش دے۔

اللہ تعالی سے محبت کے ایک واقعہ کا ذکر حضرت عائشہ نے یوں بیان فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کی میرے ہاں باری تھی۔ رات میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ کو موجود نہ پایا۔ میں یہ سمجھی کہ آپ کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں غیرت کے مارے باہر نکلی تو میں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ ایک گٹھری کی مانند اللہ کے حضور سجدہ ریز تھے اور یہ دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ تیرے لیے میرے جسم و جان سجدے میں ہیں اور میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے رب یہ میرے دونوں ہاتھ ہیں جو تیرے سامنے دراز ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے بہت عظمتوں والے جس سے ہر بڑی سے بڑی بات کی امید کی جاتی ہے تو سب بڑے گناہوں کو بخش دے۔

آپ ﷺ نے حضرت عائشہ کو فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یہ الفاظ مجھے سکھائے۔ تم بھی انہیں پڑھا کرو۔ جو ان الفاظ کو پڑھے گا وہ سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بخشا جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ جو شخص دوسری نیکیاں بجا نہیں لاتا وہ بھی بخشا جائے گا۔

آنحضور ﷺ جب بھی بادل دیکھتے تو بے چین ہو جاتے۔ اس کی وجہ پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے یہ بات بے چین کر دیتی ہے کہ یہ کہیں آندھی کا عذاب نہ ہو۔ اس لیے میں اللہ کے خوف اور محبت کی وجہ سے خوفزدہ ہو جاتا ہوں۔

رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ بادل سے برسنے والے پہلے قطرے کے لیے اپنا سر ننگا کر دیا کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہمارے رب سے یہ تازہ نعمت ہمارے لیے آئی ہے۔ اور یہ سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے پوچھا گیا کہ وہ بدترین سلوک بتائیں جو مشرکین نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ جب ایک مشرک نے خانہ کعبہ میں عبادت کے دوران اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر اسے کھینچنا شروع کر دیا یہاں تک کہ حضرت ابو بکر نے آپ کو بچایا۔

آنحضرت ﷺ کی ساری زندگی عشق الٰہی میں ڈوبی ہوئی تھی اور اسی عشق کو دیکھ کر مکہ کے لوگ کہتے تھے۔ ان محمدا عشق ربہ کہ محمد ﷺ تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ آپ ﷺ کے نمونے کا اثر تھا کہ آپ ﷺ کے صحابہ میں بھی ایک انقلاب برپا ہو گیا اور انہوں نے وہ مقام پایا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہی وہ کامل نمونہ جسے حضرت مسیح موعود نے اپنایا اور یہ مقام پایا۔ اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود نے یہ جماعت قائم فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی اور ذکر فرمایا کہ کس طرح مکرم مبارک احمد ثانی صاحب کو صرف اس لیے عمر قید کے سزا دی گئی کہ وہ قرآن کریم پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں کی پکڑ کے سامان فرمائے اور اس کے آثار بھی نظر آنے لگ گئے ہیں لیکن فکر یہ ہے کہ ہماری دعاؤں یا عملوں میں کمی کی وجہ سے اس میں تاخیر نہ ہو جائے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲ مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔

## خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞